فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ ۵

اسکی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہوگی۔[1] (۵)

سُوْرَةُ الْإِخْلَاص

سورۂ اخلاص مکی ہے اور اس میں چار آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ ۱

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔(۱)

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ ۲

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔[2] (۲)

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ ۳

نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔[3] (۳)

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ ۴

اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔[4] (۴)

دیتی تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اس کی چغل خوری کی عادت کی طرف اشارہ ہے۔ چغل خوری کے لیے یہ عربی محاورہ ہے۔ یہ کفار قریش کے پاس جاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کرتی اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر اکساتی تھی۔ (فتح الباری)

(۱) جِیْدٌ گردن۔ مَسَدٌ، مضبوط بٹی ہوئی رسی۔ وہ مونج کی یا کھجور کی پوست کی ہو یا آہنی تاروں کی۔ جیسا کہ مختلف لوگوں نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ وہ دنیا میں ڈالے رکھتی تھی جسے بیان کیا گیا ہے۔ لیکن زیادہ صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جہنم میں اس کے گلے میں جو طوق ہوگا' وہ آہنی تاروں سے بٹا ہوا ہوگا۔ مَسَدٌ سے تشبیہ' اس کی شدت اور مضبوطی کو واضح کرنے کے لیے دی گئی ہے۔

☆۔ یہ مختصر سی سورت بڑی فضیلت کی حامل ہے' اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث (ایک تہائی ۳/۱) قرآن قرار دیا ہے اور اسے رات کو پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ (البخاری' کتاب التوحید' وفضائل القرآن' باب فضل قل هو الله أحد) بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ہر رکعت میں دیگر سورتوں کے ساتھ اسے بھی ضرور پڑھتے تھے' جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا "تمہاری اس کے ساتھ محبت تمہیں جنت میں داخل کردے گی"۔ (البخاری' کتاب التوحید' کتاب الأذان' باب الجمع بین السورتین فی الرکعة ۔ مسلم' کتاب صلاة المسافرین) اس کا سبب نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے رب کا نسب بیان کرو۔ (مسند أحمد' ۵/ ۱۳۳-۱۳۴)

(۲) یعنی سب اس کے محتاج ہیں' وہ کسی کا محتاج نہیں۔

(۳) یعنی نہ اس سے کوئی چیز نکلی ہے نہ وہ کسی چیز سے نکلا ہے۔

(۴) اس کی ذات میں' نہ اس کی صفات میں اور نہ اس کے افعال میں۔ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾ (الشوریٰ' ۱۱) حدیث